نبی ﷺ کی حیرت انگیز پیش گوئیاں جو پوری ہوئیں

1921ء میں قاضی محمد سلمان منصور پوریؒ کی سیرت النبیؐ پر لکھی گئی شہرہ آفاق کتاب رحمۃ للعالمینؐ کا ایک اہم باب

اطلاع اخبار مستقبلہ:

1- حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور حضور ﷺ نے ہر ایک بات جو قیامت تک ہونے والی تھی، بیان فرمادی۔ جسے یاد ہے اسے یاد ہے، جو بھول گیا، وہ بھول گیا۔ میرے سامنے بھی جب وہ ایسا واقعہ آجاتا ہے جو میں بھول چکا تھا، اسے دیکھتے ہی سمجھ جاتا ہوں جیسے ہم کسی شخص کو بھول جایا کرتے ہیں اور پھر اس کا منہ دیکھ کر اسے پہچان لیا کرتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

صحیح مسلم بروایت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت بالا کے متعلق یہ مزید صراحت ہے کہ حضور ﷺ نے نماز فجر کے بعد نماز ظہر تک خطبہ فرمایا۔ نماز پڑھ کر پھر خطبہ شروع کردیا۔ غروب شمس تک یہی ہوتا رہا۔ اس خطبہ میں واقعات تا قیامت کا ذکر فرمایا تھا جسے وہ خطبہ زیادہ محفوظ رہ گیا ہے، وہ ہم میں سے زیادہ عالم ہے۔

جہادِ بحری کی اطلاع:

2- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی ﷺ نے ام حرام رضی اللہ عنہا کے گھر میں آرام فرمایا۔ جب بیدار ہوئے تو حضور ﷺ ہنس رہے تھے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے وجہ پوچھی۔ فرمایا "مجھے میری امت کے وہ غازی دکھلائے گئے جو سمندر میں جہاد کے لئے سفر کریں گے۔ وہ اپنے جہازوں پر ایسے بیٹھے ہوں گے جیسے اپنے اپنے تخت پر نشست کرتے ہیں۔" ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی کہ میرے لئے بھی دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شامل فرمائے۔ حضور ﷺ نے دعا کردی اور پھر لیٹ گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ فرمایا "مجھے میری امت کے دوسرے غازی جہازوں پر سوار ہوکر جہاد کرنے والے دکھلائے گئے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے کہا، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں شامل فرمائے۔ فرمایا نہیں، تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔"

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بحری جہاد کو گئے تو یہ ام حرام رضی اللہ عنہا بھی اپنے شوہر کے ساتھ گئیں (صحیح بخاری و مسلم)۔ (اور یوں نبی ﷺ کی پیش گوئی سچی ثابت ہوئی۔ الدعوۃ)۔

پیش گوئی:

3- صحیح بخاری میں عدی بن حاتم طائی کی روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے حضور میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ دوسرا آیا، اس نے ڈکیتیوں کی شکایت کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے عدی! اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھ لوگے کہ ایک بڑھیا حیرہ سے اکیلی چلے گی اور خانہ کعبہ کا طواف کرے گی، وہ اللہ کے سوا اور کسی سے نہ ڈرتی ہوگی۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ طے کے ڈکیت کدھر چلے جائیں گے جنہوں نے تمام بستیوں کو اجاڑ رکھا ہے۔

پھر فرمایا: اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تم کسریٰ کے خزانوں کو جا کھولو گے۔ میں نے پوچھا کیا کسریٰ بن ہرمز؟ فرمایا' ہاں کسریٰ بن ہرمز۔

پھر فرمایا: ''اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو دیکھ لے گا کہ ایک شخص زکوٰۃ کا سونا اور چاندی لئے ہوئے پھرے گا اور اسے کوئی نہ ملے گا جو زکوٰۃ کا پیسہ لینے والا ہو۔

عدی کہتے ہیں ''میں نے ایسی بڑھیا کو بھی حج کرتے دیکھ لیا جو حیرہ سے اکیلی حج کو آئی تھی اور اللہ کے سوا اسے کسی اور کا خوف نہ تھا اور خزائن کسریٰ کی فتح میں تو میں شامل تھا' تیسری بات بھی تم اے لوگو! دیکھ لو گے۔''

امام بیہقی کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کی سلطنت میں تیسری بات بھی پوری ہوگئی کہ زکوٰۃ دینے والے کو تلاش سے بھی کوئی فقیر نہ ملتا تھا اور وہ اپنا مال گھر واپس لے جایا کرتا تھا۔

پیش گوئی متعلق فتوحات ممالک:

4- بیہقی وابونعیم نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خندق کھودتے ہوئے ایک بہت بڑا اور بہت سخت پتھر نکل آیا جس پر کدال کا اثر نہ ہوتا تھا۔ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو دیکھا' کدال کو ہاتھ میں لیا اور بسم اللہ کہہ کر ضرب لگائی' ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا' اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ اکبر! اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْفَارِسِ وَاللّٰہِ لَا بْصُرُ قَصْرَ الْمَدَائِنِ الابَیْضِ

مجھے ملک فارس کی کنجیاں عطا کی گئیں اور میں اس وقت مدائن کے سفید محل کو دیکھ رہا ہوں۔ پھر دوسری ضرب لگائی اور ایک تہائی پتھر ٹوٹ گیا۔ پھر فرمایا:

اللہ اکبر اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الشَّامِ

''مجھے ملک شام کے خزانے یا کنجیاں عطا کی گئیں۔''

بخدا میں نے وہاں کے سرخ سرخ محلات کو ابھی دیکھ لیا ہے' پھر تیسری ضرب لگائی اور سارا پتھر چکنا چور کر دیا اور فرمایا:

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ! اِنِّی اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ الْیَمِیْنِ وَاللّٰہِ اِنِّی لَا بْصُرُ اَبْوَابَ صُنْعَآءِ مِنْ مَّکَانِی السَّاعَةِ''

''مجھے ملک یمن کی کنجیاں عطا کی گئیں۔ واللہ میں یہاں سے اس وقت شہر صنعاء کے دروازوں کو دیکھ رہا ہوں۔''

یہ پیش گوئی اس وقت فرمائی تھی جب مدینہ پر کفار کے عساکر حملہ آور ہو رہے تھے اور ان سے بچاؤ کے لئے شہر کے گرداگرد خندق کھودی جا رہی تھی۔ ایسے ضعف کی حالت میں اتنے ممالک کی فتوحات کی اطلاع دینا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا کام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرف بہ حرف پورا فرمایا:

فتح مصر کی پیشگوئی:

5- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُوْنَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيْهَا الْقِيْرَاطُ فَاسْتَوْصُوْا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَّرَحْمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يُقَاتِلَانِ عَلٰى مَوْضَعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا. (مسلم 'ابو ذر رضی اللہ عنہ)

"تم عنقریب اس ملک کو فتح کرلو گے جہاں سکہ قیراط ہے۔ تم وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کو ذمہ اور رحم کے حقوق حاصل ہیں' پھر (ابوذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا) جب تم دیکھو گے کہ دو شخص ایک اینٹ برابر کی زمین پر جھگڑ رہے ہیں تب وہاں سے چلے آؤ۔"

ابوذر رضی اللہ عنہ نے فتح مصر کو بھی دیکھا اور وہاں بود و باش بھی اختیار کی اور یہ بھی دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن بن شرحبیل اینٹ برابر زمین کے لئے جھگڑ رہے ہیں۔ تب یہ وہاں سے چلے بھی آئے۔ صحیح مسلم کی حدیث کے الفاظ "لھم ذمة ورحما" کی تفسیر بیہقی وابونعیم کی حدیث عن کعب بن مالک میں موجود ہے کہ ہاجرہ ام اسماعیل علیہ السلام اور ماریہ قبطیہ ام ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصریہ ہیں۔ حدیث بیہقی وابونعیم میں ملک مصر کا نام صراحتہً ہے۔

ملک عرب سے ممالک مفتوحہ کے قطع تعلق کی پیشگوئی:

6- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيْزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مُدْهَا وَدِيْنَارَهَا وَمَنَعَتِ الْمِصْرُ اَرْدَبَهَا وَدِيْنَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَاتُمْ. (صحیح مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

"عراق نے اپنے درہم وقفیز کو شام نے اپنے مد و دینار کو اور مصر نے اپنے اردب و دینار کو روک لیا اور تم ویسے کے ویسے رہ گئے جیسے شروع میں تھے۔" (قفیز۔ مُد' اردب' اناج کے پیمانے ہیں۔ قفیز۔ مکوک کا اور 1/3-1 رطل یا بقول بعض مد رطل کا اور اردب ۲۴ صاع کا ہوتا ہے۔ مجمع البحار)

یحیٰی بن آدم کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں صیغہ ماضی کا استعمال فرمایا ہے حالانکہ اس کا تعلق عہد مستقبل سے تھا اس لئے کہ حکم الٰہی میں ایسا ہی مقدر ہو چکا تھا۔

حدیث بالا اس زمانہ کے متعلق پیشگوئی ہے جب مدینہ منورہ میں خلافت راشدہ کا زمانہ ختم ہو گیا اور دمشق میں سلطنت امویہ کا قیام ہو گیا تھا اور پھر ان ممالک سے مالیہ نہ بہ شکل سکہ اور نہ بہ شکل جنس کبھی حجاز کو حاصل ہوا۔ یہ پیش گوئی اب تک بارہ صدیوں سے اسی طرح پر چلی آتی ہے۔

پیشگوئی کہ شہنشاہ ایران کے کنگن سراقہ اعرابی کو پہنائے جائیں گے:

7- نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

كَيْفَ بِكَ اِذَا لَبِسْتَ سَوَارَىْ كِسْرٰى. (بیھقی من طریق ابن عتبة)

"تیری کیا شان ہوگی جب تجھے کسریٰ کے کنگن پہنائے جائیں گے"

بیہقی کی دوسری روایت میں ہے کہ جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس فتح ایران کے مال غنیمت میں کسریٰ کے کنگن پہنچے تو انہوں نے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور اسے وہ کنگن پہنائے جو سراقہ کے بازوؤں کے اوپر تک پہنچے۔

عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کنگن پہنا کر زبان سے کہا' اللہ کا شکر ہے جس نے کسریٰ بن ہرمز سے جو اپنے آپ کو رب

الناس کہلاتا تھا' یہ کنگن چھین لئے اور آج سراقہ بن مالک ؓ اعرابی مدلجی کو پہنائے۔

امام شافعیؒ نے تحریر کیا ہے کہ یہ کنگن سراقہ ؓ کو نبی ﷺ کی پیش گوئی کی تعمیل میں پہنائے گئے تھے۔

حدیث بالا کے مختصر فقرہ پر غور کرو جو تین پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

1- خلافت فاروق ؓ کی صداقت پر جس نے نبی اللہ ﷺ کے ارشاد کو پورا کیا۔

2- فتح ایران پر۔

3- فتح ایران تک سراقہ کے زندہ رہنے پر۔ کتاب الاستیعاب سے واضح ہے کہ سراقہ نے 20ھ میں وفات پائی تھی یعنی فتح ایران سے صرف چند سال بعد وہ زندہ رہے۔

معجزات قسم سوم:

اب ایسی پیشگوئیوں کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا اندراج کتب احادیث میں پہلے سے ہو چکا تھا اور ان کتب کو عالم اسلام میں تداول بین الناس اور اشاعت تام کا درجہ حاصل تھا۔ پھر ان پیشگوئیوں کا ظہور دنیا کے سامنے بعد میں ہوا۔ اس سے ثابت ہوگا کہ ایسی پیشگوئیوں کی نسبت تصنع یا ساخت کا وہم بھی نہیں کیا جاسکتا۔ نیز ان سے یہ بھی ثابت ہوگا کہ قرب قیامت کی علامات و شرائط جن احادیث میں بیان فرمائی گئی ہیں اور جن کا ظہور آج 1428ھ تک نہیں ہوا' ان کا ظہور بھی یقیناً اپنے اپنے اوقات پر (جو علم الٰہی میں مقرر ہے) اپنے ظاہری الفاظ اور کمال تطابق کے ساتھ بصیرت افزائے مومنین ہوگا۔

293 سال پیشتر کی پیشگوئی:

سنن نسائی و بیہقی میں غزوہ ہند کی پیشگوئی بایں الفاظ درج ہے۔

عن ابی ھریرۃ قال وَعَدَنَا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ غَزْوَۃَ الْھِنْدِ. (بالفاظ بیھقی)

''رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا کہ مسلمان ہندوستان میں غزا کریں گے۔''

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ حدیث امام نسائی نے اپنی صحیح میں درج کی ہے۔ امام نسائی 215ھ کو پیدا ہوئے اور 303ھ کو وفات پائی۔ (نسائی طاہر' ص ۲۱۵' بزادواز جہاں فیروز رفتا۔ ۳۰۳)

ہند پر سب سے پہلے سلطان محمود نے 393ھ کو حملہ کیا تھا۔ یعنی اشاعت کتب سنن نسائی سے قریباً ایک صدی بعد جبکہ سن ہجرت 393ھ تھا۔

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اہل اسلام کی کتابوں میں ہندو دریائے اٹک کا نام ہے اور اسی مناسبت سے انہوں نے ماورائے اٹک کے رہنے والی قوموں کا نام ''ہندو'' رکھا تھا (انگریزی میں ہندوستان کا نام انڈیا بھی اسی مناسبت سے ہے) لہٰذا حدیث بالا کا مصداق وہ وادیٔ غزوہ ہوسکتا ہے جسے اٹک سے عبور کیا گیا۔

654 سال پہلے کی پیشگوئی:

لَاتَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنَ الْحِجَازِ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی

''قیامت نہیں آئے گی جب تک حجاز میں ایسی آگ نمایاں نہ ہو جو بصریٰ کے اونٹوں پر اپنی روشنی ڈالے

گی۔‘‘

یہ حدیث صحیح بخاری وصحیح مسلم میں موجود ہے۔ امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ 256ھ کو امام مسلم بن الحجاج نے 261ھ کو انتقال فرمایا تھا اور ان ائمہ کبار کی ہر دو کتب وصحیحین ان کی زندگی ہی میں جملہ ممالک اسلام میں داخل درس وتدریس ہو چکی تھیں اور روز افزوں اشاعت کی وجہ سے یہ کتابیں ہر ایک اسلامی علاقہ میں کثرت سے پائی جاتی تھیں۔

نبی ﷺ کے فرمودہ الفاظ کا ظہور جمادی الثانی 654ھ کو ہوا۔ یعنی شیخین الحدیث کی وفات سے بھی چار صدیوں کے بعد۔

گواہان عینی نے اس آگ کے متعلق جس کی ابتدا پہاڑ کی آتش فشانی سے ہوئی' جداگانہ کتابیں تحریر کی ہیں۔ شیخ صفی الدین مدرس بصریٰ کی شہادت موجود ہے کہ جس روز اس آگ کا ظہور حجاز میں ہوا' اسی شب بصریٰ کے بدوؤں نے آگ کی روشنی میں اپنے اپنے اونٹوں کو دیکھا اور شناخت کیا۔

یہ آگ یکم جمادی الثانی کو پہاڑ سے پھوٹ پڑی تھی۔ دوسری تاریخ کو زلزلہ کی رفتار تیز محسوس ہوئی تھی۔ تیسری کو زلزلہ کی شدت بڑھ گئی۔ چوتھی کو زلزلہ کے ساتھ گرج کی آوازیں بھی آنے لگیں۔ گویا رعد فلک زور زور سے کڑک رہا ہے۔ پانچویں کو دھوئیں نے زمین وآسمان اور اُفق کو چھپا لیا۔ آگ کے شعلے بند ہونے لگے۔ پتھر پگھلنے لگے۔ ایسا نظر آتا تھا کہ پہاڑ پر سے نہر احمر کی آبشار گر رہی ہے۔ روز بروز آگ کا رخ جانب شہر مدینہ تھا۔ باشندگان مدینہ نے جمعہ کی شب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں حاضر رہ کر بسر کی اور تمام شب تضرع وزاری کرتے رہے۔ صبح کو دیکھا کہ آگ کا رخ پلٹ گیا ہے۔

تعجب خیز امر یہ تھا کہ اس شدت نار کے وقت بھی مدینہ میں جو ہوا آئی تھی' وہ ٹھنڈی نسیم ہوتی تھی۔

656 سال پہلے کی پیشگوئی:

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

لَاتَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تُقَاتِلُوا التُّرکَ صِغَارَ الْاَعْیُنِ حُمْرَ الْوُجُوہِ ذُلْفَ الْاُنُوفِ کَاَنَّ وُجُوھَھُمْ الْمَجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ

’’قیامت قائم نہ ہوگی (کئی باتوں کے بعد فرمایا) جب تک تم ان ترکوں سے جنگ نہ کر لو گے جو چھوٹی آنکھوں والے سرخ چہرے والے' پست ناک والے ہوں گے' ان کے چہرے ڈھال جیسے چوڑے ہوں گے۔‘‘

یہ فتنہ تاتار کی خبر ہے۔ ہلاکو خاں کے لشکروں نے خراسان وعراق کو تباہ کیا' بغداد کو لوٹا تھا اور بالآ خران کو بھی ایشیائے کوچک میں شکست عظیم ہوئی تھی۔ یہ واقعہ 656ھ کا ہے اور صحیحین میں پانصدی پیشتر سے درج چلا آتا تھا۔

700 برس پہلے کی پیش گوئی:

طبرانی وابونعیم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اُتْرُكُوا التُّرْكَ مَاتَرَكُوكُمْ بِاَنَّ اَوَّلَ مَنْ يَّسْلِبُ اُمَّتِي مُلْكَهُمْ

”ترکوں کو نہ چھیڑنا جب تک وہ تم کو نہ چھیڑیں کیونکہ یہی وہ قوم ہے جو سب سے پہلے میری امت سے ملک چھین لے گی۔“

(وضاحت: مثلاً مصر، عراق، شام عباسیوں سے چھین لئے گئے اور تاتاری بھی ترکوں میں سے ہی تھے۔ انہوں نے تباہی مچادی تھی۔ خلافت ختم کرنے والے بھی ترکیہ کے یہودی تھے)

855 سال پیشتر کی پیشگوئی:

مسند امام احمد میں اور صحیح مسلم میں بروایت ابی ہریرہؓ اور سنن ابی داؤد میں بروایت معاذ بن جبل فتح قسطنطنیہ کا ذکر موجود ہے۔

امام ہمام احمد بن حنبلؒ کا انتقال 241ھ میں ہوا، ان کی کتاب ”مسند“ تاریخ تدوین ہی سے ہمیشہ علمائے امت اور آئمہ محدثین کے پیش نظر رہی۔

محمد فاتح سلطان نے قسطنطنیہ کو 855ھ 1353ء میں فتح کیا۔ یعنی کتاب مسند سے چھ صدیوں اور سال ہجرت سے ساڑھے آٹھ صدیوں کے بعد دنیا نے نعم الامیر اور نعم الجیش کا نظارہ دیکھ لیا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا۔

1348 سال کی پیشگوئی:

فتح مکہ کے دن (پنج شنبہ 20 رمضان 8ھ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیبہ بن عثمان اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم کو بیت اللہ کی کلید عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

خُذُهَا خَالِدَةً تَابِدَةً لَا يَنْزِعُهَا يَا اَبِي طَلْحَةَ مِنْكُمْ اِلَّا ظَالِمٌ

”لو یہ کنجی سنبھال لو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم سے یہ کلید کوئی نہ چھینے گا مگر وہی جو ظالم ہوگا۔“

ان مختصر الفاظ میں تین پیشگوئیاں مندرج ہیں۔

1- خاندان ابو طلحہ کا دنیا میں برابر باقی رہنا، نسل قائم رہنا۔

2- کلید بیت اللہ کی حفاظت وخدمت کا انہی سے متعلق رہنا۔

3- ان کے ہاتھوں سے کلید چھیننے والے کا نام ظالم ہونا۔

(الحمدللہ یہ کلید آج تک اسی خاندان کے پاس ہے۔ الدعوۃ)

پیشگوئی جس کی تصدیق زمانہ حال ہمارے سامنے بھی کررہا ہے:

صحیح مسلم میں ابومستورد رضی اللہ عنہ قرشی کی روایت موجود ہے کہ انہوں نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فاتح مصر کے سامنے یہ بیان کیا کہ آخری زمانہ میں یورپین عیسائیوں کا دنیا میں زور ہوجائے گا۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے روکا اور کہا دیکھو! کیا کہہ رہے ہو، انہوں نے کہا میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا

ہے۔ عمرو ؓ بولے تب تو یہ درست ہے۔

ناظرین غور کریں کہ یہ روایت صحابی رسول ﷺ نے اس وقت بیان کی جب عساکر اسلام جملہ اطراف عالم میں مظفر و منصور تھے۔ جب ان کو عراق و شام و مصر' خراسان و ایران و سوڈان کی فتوحات میں کہیں ایک جگہ بھی شکست نہ ہوئی تھی۔ عیسائی مسلمانوں کے سامنے جملہ ممالک میں پیچھے ہٹ رہے تھے اور عقل و وہم و قیاس کے نزدیک یورپین اقوام کی کثرت و غلبہ کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آ سکتی تھی۔

دنیائے اسلام کی یہی حالت امام مسلم (المتوفی 261ھ) کی زندگی تک موجود تھی۔ مگر صحابی روایت کرتا ہے اور امام الحدیث اسے اپنی کتاب میں ایمان و ایقان صحت کے ساتھ درج بھی کر دیتا ہے۔ آج دنیا دیکھ لے کہ امریکن (جو اپنی اصلی زاد و نہاد کے اعتبار سے یورپین ہیں) برطانیہ' اطالیہ' پرتگال' سویڈن' ناروے' سوئٹزرلینڈ' سپین اور جرمنی وغیرہ کی حالت کیا ہے۔